ہم تم سے یونہی
ٹکراتے رہیں گے

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء، نیویارک اور واشنگٹن کے
مبارک معرکوں کے ایک شہید،
ایک نادرِ روزگار مجاہد،
اللہ کی ایک نشانی، ایک عالمِ ربانی،
اسامہ بن محمد بن لادن کے ساتھی

شیخ ابو العباس زھرانی رحمہ اللہ کا پیغام

......امتِ مسلمہ کے نام!

مترجم: صادق مدنی

یہ کتاب بنیادی طور پر گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو نیو یارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں میں حصہ لینے والے ایک شہید شیخ ابوالعباس زہرانیؒ کی وصیت پر مشتمل ہے، تاہم اس میں موقع بہ موقع نیو یارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں اور شہید زہرانیؒ کی شخصیت سے متعلق شیخ اسامہ بن محمد بن لادن (حفظہ اللہ) کے کلمات بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔ ابتداءِ کتاب میں شیخ اسامہ ہی کی زبانی شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف بھی درج ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ ابوالعباس زھرانیؒ کا پیغام......امتِ مسلمہ کے نام!

قَاتِلُوْھُمْ یُعَذِّبْھُمُ اللّٰہُ بِاَیْدِیْکُمْ وَیُخْزِھِمْ وَیَنْصُرْکُمْ عَلَیْھِمْ وَیَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَیُذْھِبْ غَیْظَ قُلُوْبِھِمْ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ ۝ (التوبۃ: ۱۴۔۱۵)

''تم ان سے جنگ کرو، اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں مبتلائے عذاب کرے گا، انہیں ذلیل کر کے رکھ دے گا۔ تمہیں ان پر کامیابی عطا کر کے اہلِ ایمان کے دلوں کی ٹھنڈک کا سامان کرے گا اور ان کے دلوں کا غم دور کر دے گا۔ اور وہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے، اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا اور حکیم ہے۔''

اشعار از شیخ اسامہ

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور زہر میں بجھے تیروں کی بارش جاری تھی

خون کا سیلاب بام ودر کو عبور کر چکا تھا

غاصبوں کا ستم اپنے عروج پر تھا

جب کہ ہماری طرف کے میدان تلوار کی جھنکار، اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے

یہاں صرف چیخیں تھیں اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز میں دب چکی تھیں

ایسے میں غیرت کی آندھیاں چلیں

اور ان کے قلعوں کو مٹّی کا ڈھیر بنا گئیں اور جابروں کو یہ سمجھا گئیں

کہ ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے

یہاں تک کہ اسلام کی ایک ایک زمین تم سے واپس چھین نہ لیں!

شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف... شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کی زبانی

''جب بھی پنٹاگون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے معرکوں کی بات ہوگی، ان نوجوانوں کا تذکرہ ضرور سامنے آئے گا جنہوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ آج لوگ ان کے ناموں سے واقف ہوں یا نہ ہوں، تاریخ بہرحال یہ بات ثبت کرے گی کہ یہی وہ شہداء تھے جنہوں نے ملت فروش حکمرانوں اور ان کے آلۂ کاروں کے لگائے ہوئے داغ اپنے خون سے دھوئے۔ معاملہ صرف اتنا نہیں کہ انہوں نے پنٹاگون اور ٹریڈ سنٹر کے برج تباہ کر دیے، یہ تو ایک آسان سی بات تھی۔ نہیں! بلکہ ان نوجوانوں کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وقت کے ایک جھوٹے خدا کا بت پاش پاش کر کے رکھ دیا، اس کی اقدار کو ملیا میٹ کر دیا، اور یوں طاغوتِ زمانہ کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے آ گیا۔ کل اگر فرعونِ مصر کا دامن معصوم بچوں کے لہو سے داغدار تھا تو آج کا فرعون کفر و سرکشی میں اس سے دو ہاتھ آگے ہے۔ یہی قاتل ہیں جو ہمارے معصوم بچوں کو فلسطین، افغانستان، لبنان، عراق، کشمیر اور دیگر خطوں میں قتل کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

ان شہیدی جوانوں نے خوابیدہ امّت کے دلوں میں ایک بار پھر ایمان کی آگ بھڑکائی اور انہیں عقیدۂ ولاء و براء کا مطلب سمجھا دیا۔ صلیبیوں اور ان کے مقامی دُم چھلوں کی عشروں سے جاری سازشوں کا توڑ کیا اور مسلمانوں سے وفاداری اور کفار سے بیزاری کے عقیدے کو مٹانے کی مذموم کوششوں پہ پانی پھیر دیا۔

ان نوجوانوں کی عظمتِ کردار کا کما حقہٗ تذکرہ ممکن نہیں، قلم اس سے عاجز ہیں۔ اسی طرح ان مبارک معرکوں کے نتائج و برکات کا پوری طرح احاطہ کرنا بھی مشکل ہے، تاہم میں ان شہداء کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کروں گا، کیونکہ جس بھلائی کا سب کچھ سمیٹا نہ جا سکے، اُس کا بہت کچھ چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں!

(۱) **محمد عطا**، ٹریڈ سنٹر کے پہلے برج کو نشانہ بنانے والے جانباز تھے۔ یہ اس پورے سریّے کے امیر تھے۔ مصر سے تعلق رکھنے والے کنانہ کے اس سپوت کی زندگی کا

ہر لمحہ سچائی کا نقیب تھا۔ جد و جہد اور انتھک محنت ان کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو تھا۔ امت کی حالتِ زار انہیں بے چین کیے رکھتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے۔

(۲) **زیاد سمیر الجراح**، سرزمینِ شام کے علاقے لبنان سے تعلق رکھنے والے سر فروش تھے۔ سچائی کے علم بردار، کھرے کردار کے مالک زیاد، ابو عبیدہ بن الجراح ؓ کے سچے پیروکار تھے۔

(۳) دوسرے برج کو گرانے والے ہوا باز مجاہد، **مروان الشحی** کا تعلق امارات سے تھا۔ دنیا اپنی ساری رنگینیوں کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئی، مگر یہ اس کے دامِ فریب میں آنے سے صاف بچ نکلے۔ اور اپنے ربّ کی جنتوں اور اس کی رضا کی تلاش میں چل دیے۔

(۴) وادیٔ طائف کے بطل **ھانی حنجور** نے امریکی دفاعی مرکز پنٹا گون کو برباد کیا۔ یہ پاک دل و پاکباز نوجوان پختگیٔ کردار کی ایک مثال تھا، ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں، اور حسیبِ اصلی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۵) ابہاء کے رہنے والے **احمدبن عبداللّٰہ النعمی** ایک عبادت گزار مجاہد تھے۔ قیام اللیل کا والہانہ شوق رکھتے تھے۔ یہ خاندانِ قریش کے چشم و چراغ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں حاصل تھا، اخلاقِ حسنہ کی تصویر تھے۔ اس نوجوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خود بھی گھوڑے پر سوار ہیں اور آپؐ انہیں اتر کر دشمن سے قتال کرنے اور اپنی زمین کو ان سے چھڑانے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔

(۶) ارضِ حرمین کے باسی **سطام السقامی** کا تعلق نجد سے تھا، عزم و شجاعت کے پیکر اس نوجوان کو جو بھی دیکھتا، اسے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آجاتی کہ **هُمْ (بَنُوْ تَمِيْم) اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ** (مسلم: باب من فضائل غفار و

أسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطئ)
''میری امت میں سے دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت بنوتمیم کے لوگ ہوں گے۔''
(۷) سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے تعلق رکھنے والے **ماجد بن موقد الحنف**! رزم ہو یا بزم، یہ شہید دل ونگاہ کی پاکیزگی کا ایک چلتا پھرتا نمونہ، تواضع اور اعلیٰ اخلاق کی ایک روشن مثال تھے۔ یقیناً ایمان اور حیا دونوں باہم متلازم ہی ہوتے ہیں!
(۸) حرمِ کعبہ کے پڑوسی **خالد المحضار**، مکّہ مکرمہ کے رہائشی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں بھی حاصل تھا۔ خانوادۂ قریش کے اس مجاہد کی سب سے بڑی تمنا بس یہی تھی کہ اسے اللہ کے راستے میں شہادت مل جائے۔
(۹) **ربیعہ نواف الحازمی** بھی مکہ مکرمہ سے تعلق رکھتے تھے۔ عزیمت وہمت، اور صبر واستقامت اور حیا کی روشن مثال، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے یہ نوجوان موت کے ٹھکانوں کی تلاش میں سرگرداں رہتا تھا۔
(۱۰) مکہ مکرمہ ہی کے **سالم الحازمی (بلال)**، نواف الحازمی کے سگے بھائی تھے۔ ایمان کی بہار آئی تو آپ نے ساری دنیا تج دی۔ ''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''، یہی ان کا شعار تھا۔
(۱۱) افغانستان میں احمد کے نام سے مشہور، **فائز قاضی** کا تعلق بنی حماد سے تھا۔ جُود وسخا، حیا اور تواضع ان کی خاص پہچان تھی۔
''بنی اسِیر'' کے تمام قبیلے، چاہے وہ قبیلۂ زهران ہو یا غامد یا بنی شهر، ان سب کا نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں میں وہی کردار ہے جو شیروں کا میدان میں ہوتا ہے!
(۱۲) **احمد الحزنوی الغامدی**، غیرت وحمیت اور بہادری وشجاعت کی صفات سے آراستہ تھے۔ بڑی سے بڑی آزمائش بھی ان کے قدم نہ ڈگمگا سکی۔ راہِ عزیمت کے

یہ شہسوار، مجاہدین کے امام اور خطیب بھی تھے، ہمیشہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے رہتے تھے۔

(۱۳)**حمزہ الغامدی** کا دل شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ان کے روز وشب اللہ کے ذکر سے پرنور رہتے۔عبادت کا ذوق وشوق اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، ادب اتنا کہ گفتگو کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔

(۱۴)**عِکرمہ احمد الغامدی** ، بے مثال عزیمت کے مالک اور صبر واستقامت کا پیکر تھے۔

(۱۵)**معتز سعیدالغامدی** تعلق مع اللہ سے آراستہ،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر عمل پیرا۔قدم زمین پر مگر دل سبز پرندے کے ساتھ رحمٰن کے عرش تلے۔ہمارا گمان یہی ہے،دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۶،۱۷)**وائل** اور **ولیدالشھری**،دونوں بھائی یکساں خوبیوں کے مالک،عبادت کے شوقین اور اپنے ربّ کے حضور قیام وسجود میں راتیں گذارنے والے، جدو جہد اورانتھک محنت کے خوگر،ادب اور حیا کی ایک روشن مثال تھے۔ ان دونوں شہیدی جوانوں کے والدحجاز کے ایک بڑے تاجر اور اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔ دنیا دھوکے کا سامان لیے ان کی طرف بڑھی مگر یہ اپنا دامن صاف بچا گئے اور افغانستان کے چٹیل پہاڑوں میں جنت کی خوشبو ڈھونڈنے نکل آئے۔

(۱۸)**مھنّد الشھری** ، بلند اخلاق اور صبر وعزیمت کے کوہِ گراں، فی سبیل اللہ شہادت ہی اس نوجوان کی سچی آرزو تھی، جو پوری ہوئی۔ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں اور اصل حسیب تو اللہ ہی ہے۔

(۱۹)**ابو العباس عبد العزیز الزھرانی**،علمائے عصرِ حاضر کے لیے ایک بے مثال نمونہ۔اسلاف کی یادگاروں میں سے ایک !ایک ایسا عالمِ باعمل،جس نے طاغوت کا

تنخواہ دار بن کر اپنے علم کو آلودہ نہیں کیا، اور نہ ہی اسے باطل کی خواہشات کا غلام بنایا۔''

شہید ابوالعباس زھرانیؒ کا تفصیلی تعارف

ابو العباس بن عبد الرحمٰن الزھرانی جزیرۃ العرب کے علاقے ''مخواء ''(باحہ) کے گاؤں ''ھـــور ان'' میں پیدا ہوئے اور یہیں بچپن گزارا۔ یہ خطہ ہمیشہ سے اپنے خوبصورت مناظر کے باعث مشہور رہا ہے۔ آپ کے والد اپنے علاقے کے نامور عالم، اور مخواء کی جامع مسجد کے معلمین میں سے ہیں۔

ابتدائی تعلیم کے بعد ابوالعباس جزیرۃ العرب کے شہر قصیم چلے آئے۔ یہاں انہوں نے جزیرۂ عرب کے کئی نامور علماء سے دین کی تعلیم حاصل کی۔ شہید نے:

☆ شیخ محمد عثیمینؒ سے بلوغ المرام پڑھی

☆ شیخ خالد المشیقح سے منار السبیل جب کہ

☆ نامور محدّث شیخ سلیمان العلوان کے علاوہ شیخ عبدالرحمٰن الشمسان اور شیخ عبداللہ الغنیمان سے بھی حدیث کا علم حاصل کیا

☆ بلوغ المرام کا درس شیخ صالح الفوزان سے لیا

☆ عبداللہ سعد سے علم الرجال کی تعلیم حاصل کی

☆ شیخ ترکی الغمیز سے نخبۃ الفکر پڑھی

☆ اصولِ فقہ کا علم شیخ عبدالعزیز العوید سے حاصل کیا

قرآن مجید اور حدیثِ نبویؐ سے انہیں والہانہ شغف تھا، چنانچہ:

☆ شہید نے صرف دو ماہ کی قلیل مدت میں پورا قرآن مجید حفظ کر لیا۔

☆ صحیح بخاری کو راویوں کی مکمل سند کے ساتھ حفظ کیا اور بلوغ المرام کو بھی مکمل حفظ کیا۔

☆ اربعینِ نووی اور عمدۃ الاحکام کو بھی سند کے ساتھ حفظ کیا۔

ابوالعباس ماہِ رمضان میں قیام اللیل اور تراویح کی امامت کراتے تھے۔ وہ ایک عالمِ باعمل اور فی سبیل اللہ مہاجر و مجاہد تھے۔ یہی خوبیاں لیے وہ جہاد کی رسدگاہ، امارتِ اسلامی افغانستان پہنچے، اور ''قاعدین'' کے ساتھ بیٹھے رہنے کے بجائے طاغوت کے سر پہ ایک کوڑا بن کے برس گئے!

ابوالعباس نے پوری لگن اور شوق کے ساتھ مسلح تربیتی مشقیں مکمل کیں۔ ''اِعداد'' (تیاری) کی اس جاں فشاں مشقت کے ساتھ ساتھ وہ مجاہدین کے لیے تعلیم و تدریس کا وقت بھی ضرور نکال لیتے۔ امتِ الم رسیدہ کے حالات انہیں بے قرار رکھتے، کفار سے برسرِ جنگ ہونے کے لئے انہوں نے اپنی جان فی سبیل اللہ وقف کر دی تھی۔ بالآخران کی شہادت کی آرزو گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو پنٹاگون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے شہیدی حملوں میں پوری ہوگئی۔

شہید اس معرکے کی تیاری میں پہلے دن سے شریک رہے۔ منصوبہ بندی کے مختلف مراحل میں انہیں اجنبی زبان سیکھنے کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی پر دسترس حاصل کرنے کی ضرورت پڑی تو اِس عالمِ دین نے پورے جذبے اور لگن سے یہ ہدف بھی حاصل کر لیا اور طاغوتِ زمانہ امریکہ کا بت پاش پاش کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں کھپا ڈالیں۔

اس موقع پر ہم اخلاص اور للّٰہیت سے لبریز، اُس محبت اور اخوت بھرے ماحول کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں کے ان جانباز مجاہدوں کی محفلوں میں چھایا نظر آتا تھا۔ بیت الشہداء، قندھار (افغانستان) میں ان مجاہدین کی محفلیں بھائی چارے، اخوت، پاکیزگی اور شرم و حیا کا نمونہ ہوتیں۔ ان شہیدی جوانوں کی شبانہ روز کوششوں کا سلسلہ طویل صبر (اور کئی سالہ منصوبہ بندی) پر محیط ہے۔

اس سارے عرصے میں ان کا بھروسہ صرف اللہ واحد وقہّار کی ذات پر رہا۔ ان شہداء نے پوری ملتِ اسلامیہ کو باطل سے ٹکرانے کا سبق اور حوصلہ دیا۔ کھیل تماشے اور گانے بجانے میں جوانیاں ضائع کرنے والے مسلم نوجوانوں کے لیے ان کی سیرت روشنی کا ایک مینار ہے! پس اے خالد بن ولیدؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور مثنیٰؓ کے وارثو! کھیل کود کی زندگی بہت ہوگئی۔ بس!! اب بس!! اب تو

اس بےمنزل اور بے ہدف زندگی کو مقصدِ حیات سے آشنا ہوجانا چاہیے!

اے نوجوانو! ان اُنّیس شہداء کی زندگی سے سبق سیکھو اور اپنی کارروائیوں کا رُخ زمانے کے اس متکبر بت، امریکہ کی طرف موڑ دو! دنیا کے ہر ہر گوشے میں اس کا پیچھا کرو! بڑھو اور اپنے دین کی نصرت کرو! اپنی امّت پر لگے ذلّت کے داغوں کو دھوڈالو! دیکھو کہ یہ نوجوان اُنّیس لشکر نہیں تھے، یہ تو صرف اُنّیس مجاہد تھے، جنہوں نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کردیا۔ تم بھی انہیں کی طرح سوچو، ان کے نقشِ قدم پر چلو جو اپنے اللہ کے ساتھ سچے رہے تو اللہ نے بھی ان کے ساتھ اپنے وعدے کو سچا کر دکھایا۔ ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے، اللہ کے مقابل ہم ان کی صفائی پیش نہیں کرتے اور محاسبے کے لئے تو اللہ ہی کافی ہے۔

ابو العباس زھرانی بھی انجینئر محمد عطا کے اس پہلے دستے کے رکن تھے جس نے دشمن کے اقتصادی قلعے کو تباہ کیا اور اس کی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی توڑ کے رکھ دی۔

آیئے اب دیکھیں کہ عبّاس شہید ملّتِ اسلامیہ کے نوجوانوں اور دیگر طبقات کے نام کیا پیغام دے رہے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس پیغام سے استفادہ کرنے سے محروم نہ رکھے۔ اے ہمارے ربّ! آپ اس قافلے کے سبھی راہیوں کو شہداء کے اُس زُمرے میں شامل فرما لیجیے، جنہیں نہ کوئی خوف ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

ابو العباس زھرانی شہیدؒ کی وصیت

''یہ وصیت لکھتے ہوئے میں یہ فیصلہ کرنے سے قاصر ہوں کہ کہاں سے اپنی بات شروع کروں۔ سوچوں کا ایک انبار میرے ذہن میں موجود ہے۔ کاغذ پہ لکھنے سے پہلے یہ باتیں میں کتنی ہی دفعہ اپنے صفحۂ دل پر تحریر کر چکا ہوں۔ اور اس وقت بھی بقائمِ ہوش وحواس انہیں الفاظ کا جامہ پہنا رہا ہوں۔

یہ میرے آخری لمحات ہیں، مگر میں جانتا ہوں کہ یہ انجام بھی ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔ دل

خوشی ومسرت کے لطیف احساسات سے پر ہے، تسکین اوراطمینان کی ایک انجانی کیفیت ہے۔ الفاظ ہیں کہ گڈ مڈ ہو رہے ہیں، دل میں مچلتے طوفان کو اب کوئی دوسرا کیا جانے:

تم کسی شوق والے کا سا شوق پا نہیں سکتے
جب تک کہ اپنا دل اُس کے دل کی جگہ نہ رکھ دو!

ہر پیغام کے پسِ پردہ کچھ محرکات ہوتے ہیں، سو میں اپنی اس وصیّت کو آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے اُن اسباب پر کچھ روشنی ڈالوں گا جنہوں نے مجھے اس مبارک کارروائی کے لئے بلاخوف وجھجک قدم اٹھانے پر آمادہ کیا۔

میں یہاں یہ واضح کرتا چلوں کہ اس اقدام سے پہلے، میں نے اس کے شرعی جواز پر مکمل شرحِ صدر حاصل کر لیا تھا۔ مجھے اس راہ کے بہترین انجام کے بارے میں بھی اطمینانِ کامل نصیب تھا اور ہے۔ میں یہ جانتا ہوں کہ جہاد مجھ پر فرض ہے، اور اس شہیدی حملے کے ذریعے میں اپنے حصے کے فرض سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔ میرا یہ عمل امت میں جذبہء جہاد کے احیاء کی ایک کوشش بھی ہے۔ میرا ایمان ہے کہ جہاد مجھ پر فرض ہے، اس لیے کہ اللہ کی کتاب اسے ہم سب پر فرض قرار دیتی ہے۔ جہاد ہی امّتِ مسلمہ کی ذلّت کے خاتمے اور مقبوضہ مسلم علاقوں کی بازیابی کا ذریعہ بھی ہے۔ میرے سامنے آج اللہ کا یہ حکم ہے کہ

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۝ (النسآء:۷۱)

''اے اہلِ ایمان! مقابلے کے لیے ہر دم تیار رہو، پھر جیسا موقع ہوا لگ الگ دستوں کی صورت میں نکلو یا اکٹھے ہو کر۔''

یہ حکم بھی ہمارے ہی لئے ہے:

اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (التوبۃ: ۴۱)

''نکلو، خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔''

اور یہ بھی کہ

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا○ (النساء : ۷۴)

''اللہ کی راہ میں لڑنا چاہیےان لوگوں کو جو آخرت کے بدلے میں دنیا کی زندگی کو فروخت کر دیں، پھر جو اللہ کی راہ میں لڑے گا اور مارا جائے گا یا غالب رہے گا اسے ضرور ہم اجرِ عظیم عطا کریں گے۔''

ابوالعباسؒ کے بارے میں شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات

''ابوالعباس زھرانی نہ صرف قرآن مجید کے حافظ تھے بلکہ صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کئی کتبِ حدیث بھی انہیں از بر تھیں۔انہوں نے اس بات پر غور کیا کہ آخر صدیوں پہلے قرآن کو (موجودہ) کتابی شکل میں جمع کرنے کا سبب کیا چیز بنی؟ صرف یہی چیز کہ قرآن پر ''عمل'' کیا گیا تھا...... جی ہاں، قرآن کے حکمِ جہاد پر ہی لبیک کہتے ہوئے حفاظِ قرآن کی ایک کثیر تعداد معرکہ یمامہ میں شہید ہوگئی تھی، چنانچہ حفاظتِ قرآن کی خاطر اسے جمع کر دیا گیا۔ایسے تھے وہ حفاظِ قرآن اور حفاظِ حدیث جو ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر جہاد کرتے رہے، جانیں دیتے رہے، تاکہ لا الٰہ الا اللہ کا دفاع کیا جا سکے۔آہ! کتنا بُعد ہے ہمارے اسلاف میں اور اِن لوگوں میں جو دعویٰ تو اُن سے تعلّق کا کرتے ہیں لیکن عمل نہیں کرتے!

اس شہید نے معلمِ قرآن حضرت سالم (مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ) کا واقعہ پڑھ رکھا تھا۔ یمامہ کے دن جب صفیں الٹ رہی تھیں، گھمسان کی جنگ جاری تھی اور حضرت سالمؓ نے آگے بڑھ کر اسلام کا علم تھاما، تو بعض لوگوں نے ان سے کہا کہ ہمیں ڈر ہے کہ دشمن ہم پر آپ کی سمت سے حملہ آور نہ ہو جائے، سالمؓ نے اُن لوگوں کو پلٹ کر جو جواب دیا

اس کی گونج آج بھی اہلِ دل کو سنائی دیتی ہے، آپؓ نے فرمایا:

بِئْسَ حَامِلُ الْقُرْاٰنِ اَنَا اِنْ اُتِیْتُمْ مِنْ قِبَلِیْ

''کتنا برا حاملِ قرآن ہوں گا میں، اگر دشمن تم پر میری سمت سے چڑھ آیا!''

یہ تھا اہلِ قرآن کا طرزِ عمل اور حدیث والوں کا رویہ! ابوالعباس زھرانی نے بھی درس کی محفلوں میں صدرِ مجلس بن کر بیٹھنا چھوڑ دیا اور امریکہ میں داخل ہو کر اس کے بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ دشمن اس شہید کی سمت سے مسلمانوں پر چڑھائی نہ کر سکا! اس شہیدی جوان کا یہ عمل، اہلِ ایمان سے محبت اور دشمنانِ حق سے نفرت (یعنی عقیدہ ءولاء و براء) پر لکھی جانے والی لاکھوں کتابوں سے زیادہ مؤثر بن گیا۔''

ابوالعباس زھرانی:

اپنی وصیت کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے عبّاس شہیدؒ نے کہا:

''میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر جب اس راستے میں نکلا، تو اس کی وجہ ہرگز یہ نہ تھی کہ مجھے معیشت کی تنگی کا کوئی سامنا تھا، جیسا کہ بعض ظالم جہاد کو مطعون کرنے کے لیے مجاہدین پر ایسے الزامات لگاتے ہیں۔ نہیں، اللہ کی قسم ایسا نہیں تھا!! بلکہ جب میں اپنی جوانی کے عین عروج پر، اللہ کا نام لے کر اپنے گھر سے نکلا تو میرے پاس ہر وہ نعمت موجود تھی جس کی کوئی انسان تمنا کر سکتا ہے۔ انواع و اقسام کے بہترین کھانے، عالیشان گھر، خوبصورت گاڑی ... یہ سب کچھ میرے پاس تھا۔ ایک پرکشش نوکری میری دسترس میں تھی۔ لیکن بالآخر ان سب کا انجام کیا ہوگا؟؟ بس یہی سوچ کر میں نے گھر چھوڑنے کا حتمی فیصلہ کر لیا، کیونکہ فرض کا تقاضا یہی ہے، یہ قرض اسی طرح ادا ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

مَنْ کَانَ یُرِیْدُ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا نُوَفِّ اِلَیْھِمْ اَعْمَالَھُمْ فِیْھَا وَھُمْ فِیْھَا لَا یُبْخَسُوْنَo اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ لَیْسَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ اِلَّا النَّارُ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا

فِيهَا وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo (ھود: ۱۵۔۱۶)

''جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا طالب ہو، ہم ایسوں کو ان کے تمام اعمال (کا بدلہ) یہیں بھر پور پہنچا دیتے ہیں اور یہاں انہیں کوئی کمی نہیں کی جاتی۔ مگر یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے یہاں کیا وہ سب اکارت گیا اور ان کے سب اعمال محض باطل ہیں۔''

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''ابوالعباس نے اس دور میں ایک ربّانی عالم کے کردار کی تجدید کی، ایسا مطلوب طرزِ عمل اختیار کیا جو ہمارے اسلاف کی پہچان تھا، جو اپنی جزا اللہ سے مانگتے تھے، دنیا والوں سے نہیں! طاغوتوں اور ان کی وظیفہ خوری سے انہیں نفرت تھی۔ انہوں نے سلف کے منہج کو اچھی طرح سمجھ لیا اور جان گئے کہ علم کی فضیلت اس پر عمل کرنے سے مشروط ہے۔ انہوں نے علم کو اپنا پیشہ نہیں بنایا بلکہ اس کی روشنی میں اپنے لئے عمل کا راستہ تلاش کیا۔''

ابوالعباس زھرانی:

''میں دشمن سے ٹکرانے چلا ہوں، کیونکہ میں یہ دیکھ چکا ہوں کہ بندروں اور خنزیروں کی اولاد مسلم خواتین پر ٹوٹ پڑی ہے، ان کی عزت کو پامال اور ناموس کو بگاڑا جا رہا ہے۔ کیا مسلمانوں کی نگاہ سے اس فلسطینی عورت کا منظر نہیں گزرا جسے ایک بدذات یہودی مارتا گھسیٹتا چلا جا رہا ہے؟ ان مناظر کو دیکھ کر دل پر آرے چل جاتے ہیں......کوئی عذر نہیں ہمارے پاس......اللہ کی پناہ کہ جس قوم پر ذلّت اور مسکنت طاری کر دی گئی، جہاں بھی وہ ہوں، وہی بدنسل لوگ بیت المقدس کے معصوم بچوں اور پاکباز بیٹیوں کو اپنے نجس جُوتوں سے کچل رہے ہیں، وہ مدد کے لیے فریاد کرتے ہیں لیکن جواب دینے والا کوئی نہیں! دلوں سے ایمان گم ہے! مردانِ کار کی مردانگی آخر کہاں سو گئی؟

اہلِ ایمان کی غیرت کہاں چلی گئی؟

کتنے یتیم آج معتصم باللہ کو آواز دے رہے ہیں
سننے والے ان کی چیخیں سن بھی رہے ہیں
لیکن معتصم باللہ کی سی حمیت اب کہاں سے آئے؟

کیا حالات کی سختی اس بات کا تقاضا نہیں کر رہی کہ اب فرض پر لبیک کہا جائے؟ کیا گھروں سے قدم نکالنے کا وقت اب بھی نہیں آیا؟ ستم تو یہ ہے کہ اس حالت میں بھی کچھ لوگ جہاد کے بارے میں مختلف زاویوں سے طعنہ زنی کر رہے ہیں، من مانی آراء پیش کرتے ہیں۔ ان کے لئے تو بس میں یہی کہوں گا کہ اللہ ایسی آراء کو ان رائے پرستوں سمیت برباد کرے! یہ چاہے کچھ کہیں، میں نے تو آگے بڑھنے کا فیصلہ کرلیا ہے، کیونکہ میں یہ دیکھ چکا ہوں کہ امریکہ، جو درحقیقت یہود ہی کا ایک چہرہ ہے، اپنے تمام لاؤلشکر سمیت بزدل اسرائیلیوں کی پشت پناہی کے لیے کود پڑا ہے، مسلمان اپنے گھروں سے بے گھر کر دیے گئے ہیں، قتل و غارت کا ایک بازار گرم ہے۔ کیا محمد نامی فلسطینی بچے کا سفاکانہ قتل اہلِ ایمان کی غیرت کو کچوکے دینے کے لیے کافی نہ تھا؟ آخر اس معصوم کا قصور ہی کیا تھا کہ ظالم یہودیوں نے اسے اپنی درندگی کی بھینٹ چڑھا دیا؟ ذرا سوچیے، ذرا سوچیے کہ انہوں نے مسجدِ اقصیٰ کے سائے میں، مَسرائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں یہ ظلم ڈھایا!... اور ہمارا حال؟ ہمارا حال یہ ہے کہ

مسلمان قتل کیے جا رہے ہیں اور ہمیں کچھ بھی پروا نہیں
ہماری باتیں فضائل اور ان کی درجہ بندی تک ہی محدود ہیں
زندگی کے مزے اڑاتے ہوئے ہم نے اپنی عمر گنوادی
اور اپنے ماہ و سال قیل وقال ہی کی نذر کر دیے!

میں ان سے کیوں نہ ٹکراؤں جبکہ میں صاف دیکھ رہا ہوں کہ یہودی و نصرانی اللہ کے دین کے

خلاف اعلانِ جنگ کر چکے ہیں، مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہا رہے ہیں۔ فلسطین ہو یا شیشان، انڈونیشیا ہو یا عراق، افغانستان یا کہ سوڈان، ہر جگہ یہی حال ہے۔"

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

"امت کے ان بیٹوں کو یقین تھا کہ حق کو حق ثابت کرنے اور باطل کا ابطال کرنے کا طریقہ جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے، اور کفار کی طرف سے مسلط کردہ جنگ سے نجات پانے کا طریقہ بھی یہی ہے کہ پلٹ کر ان پر جنگ مسلط کر دی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:

فَقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ بَأْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّ اَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۝ (النّسآء: ۸۴)

"پس تم قتال کرو اللہ کی راہ میں، تم اپنی ذات کے سوا کسی کے ذمہ دار نہیں، البتہ مومنوں کو ابھارو۔ بعید نہیں کہ اللہ کافروں کا زور توڑ دے، اور اللہ کا زور سب سے زیادہ زبردست اور اس کی سزا سب سے زیادہ سخت ہے۔"

ابوالعباس زھرانی:

"میں اللہ ہی کے حکم پر نکل رہا ہوں، کیونکہ میں یہ دیکھ چکا ہوں کہ مسلم دنیا پہ خدا بنے بیٹھے حکمرانوں نے یہود و نصاریٰ کو اپنے ہاں کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ طاغوتی دُم چھلّوں نے ہر مسلم ملک میں ان غاصبوں کی بہترین میزبانی کی، مقامی لوگوں سے بڑھ کر ان کو حیثیت دی اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ جدید ترین اسلحے کی سوغات ان کی نذر کی، انہیں اتنی جنگی سہولتیں دیں کہ عملاً صلیبی و صیہونی بالا دستی ہمارے ملکوں میں قائم ہو گئی۔ یہی کھیل مسلمانوں کے قبلے، یعنی بیت اللہ الحرام کی مقدس سرزمین میں بھی کھیلا گیا۔ پس آج میں اُن علماء کا انتقام لینے کے لیے میدان میں

اُتر ا ہوں، حق بولنے پر جنہیں دردناک اذیتیں دی گئیں، کوئی کوٹھڑیوں میں بند ہے، کوئی ہجرت پہ مجبور ہے اور کسی کو انہوں نے قتل کروا دیا۔ میں ان میں سے ایک ایک کا بدلہ لوں گا، یہاں تک کہ فتنہ ختم ہو جائے اور دین سارے کا سارا اللہ کے لئے ہو جائے۔''

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''اے اللہ! عالمِ اسلام میں قید مسلمانوں کے علماء کو رہائی نصیب فرما۔ اے ہمارے ربّ! تو شیخ عمر عبدالرحمٰن کی پیرانہ سالی پر رحم فرما، انہیں امریکہ کی جیل سے رہائی نصیب فرما۔ اے اللہ! شیخ سعید بن زعیر اور ان کے ساتھیوں کو ارضِ حرمین کے عقوبت خانوں سے رہائی عطا فرما۔ یا ربّ! تو مسلم نوجوانوں کو کافروں کے ظلم و ستم سے بچا لے، بے شک تو اس پہ قادر ہے، اور یہ سب کچھ تیرے بس میں ہے۔''

ابوالعباس زھرانی:

''میں دشمن سے ٹکرانے نکلا ہوں، ایک ایسے وقت میں جب مسجدِ اقصیٰ، مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جیسی مقدّسات کی نصرت سے غفلت برتی جا رہی ہے۔ کعبۃ اللہ اور مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی توہین کہ ناپاک امریکی و برطانوی صلیبی ان کے اطراف میں جگہ جگہ اپنے فوجی اڈّے بنا چکے ہیں۔ دوسری طرف اللہ کی پھٹکاری ہوئی قوم جس طرح اپنے پلید وجود کے ساتھ مسجدِ اقصیٰ میں فساد مچا رہی ہے، وہ آخر کس کی نگاہوں سے اوجھل ہے؟

آج میں ان کفار سے کیوں نہ ٹکراؤں جب کہ میں کھلی آنکھوں سے دیکھتا ہوں کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکمِ مبارک:

اَخْرِجُوا الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ جَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ (رواہ البخاری)

(جزیرۂ عرب سے مشرکین کو نکال باہر کرو)... کو لوگوں نے پسِ دیوار کر دیا ہے، اور اس

فرمان سے ایسے پیٹھ پھیر چکے ہیں گویا کہ ایسا کوئی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہی نہیں۔ نہیں، بلکہ یہ جھوٹے ہیں۔انہوں نے اپنے سارے اہم معاملات ان ظالموں کے سپرد کر رکھے ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا اور انسانیت کو گمراہ کیا ہے۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی نہیں جس کے سہارے برائی کو دفع اور نیکی کو اختیار کیا جا سکے۔''

مجاہد شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''ان شہیدی جوانوں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ یومِ حساب کی جواب دہی کے لیے تیاری کر لی جائے۔انہیں گھروں سے نکالنے والی چیز اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان،اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے سوا اور کیا تھی؟ یہ سمجھ گئے تھے کہ بہانہ بازوں کی تاویلوں کے سیلاب کی حقیقت فرار کے سوا کچھ نہیں ہے۔ان گنواروں کی یہ بے معنی معذرتیں قیامت کے دن کسی کام نہ آئیں گی۔ان بہانوں پر یقین کیا بھی کیسے جائے جب کہ پچھلے پانچ سو سالوں میں بھی ہسپانیہ کو واپس نہیں لیا جا سکا؟ ان کے بہانوں کو یہ شہداء بھلا کیوں قبول کرتے، جب کہ نوے برس سے بیت المقدس مقبوضہ چلا آرہا ہے لیکن ان لوگوں کی جہاد کی تیاری ابھی مکمل نہیں ہوئی۔ جہادِ افغانستان کے دوران بیس سال تک عسکری تربیتی مراکز اور محاذ کھلے رہے لیکن ان تبصرہ بازوں نے اتنی بھی تکلیف نہ اٹھائی کہ اللہ کے راستے میں اپنے پاؤں گرد آلود ہی کر سکیں۔''

ابوالعباس زھرانی:

''میں ٹکرانے کا فیصلہ کر چکا ہوں! میں ان کافروں، جن میں امریکہ سرِ فہرست ہے، کی بزدلی سے اچھی طرح آگاہ ہوں، اور یہ تو وہ بات ہے جس کی اطلاع خود اللہ تعالیٰ نے اپنے مقدّس کلام

میں ہمیں دے رکھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ اس پہ شاہد ہے۔ رہی ان کی ظاہری شان وشوکت کہ جو لوگوں کو متاثر کرتی ہے، تو اس کی ایک وجہ تو ذرائع ابلاغ پر اُن کا قبضہ اور پراپیگنڈہ ہے، اور دوسرا سبب یہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ان کی شوکت کو توڑنے کے لیے میدانِ جہاد میں نکلی ہی نہیں! تاہم مجاہدین تو کافروں کی اس ظاہری چکا چوند کی ذرّہ برابر بھی پروا نہیں کرتے۔ کیوں؟ اس لئے کہ

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ٥ (البقرة:٢٤٩)

''کتنے ہی چھوٹے گروہ ایسے ہیں جو اللہ کے اذن سے بڑے گروہوں پر غالب آ گئے، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔''

اب امریکہ یہ جان لے گا کہ اللہ کے لشکر اس کے درپے ہیں اور اس کے دن اب گنے جا چکے ہیں۔ لہٰذا میں امریکہ سے کہتا ہوں کہ کسی دھوکے میں نہ رہے اور اپنی بڑائی کے فریب سے باہر نکل آئے، کیونکہ ہمارا کارساز تو اللہ ہے، اور تمہارا کوئی خدا نہیں جو آج تمہارا پشت پناہ ہو۔''

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''ان جوانوں نے ایک کامیاب کارروائی کر کے، کفر کا سر پھوڑ کے، مسلمانوں پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ دشمن کی قوت ایک فریب ہے، ان کی اصلیت کا پول کھل چکا ہے۔ پس اے ملّتِ اسلامیہ کے نوجوانو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج یعنی جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکل پڑو، کیونکہ آج جہاد ہم سب پر فرض ہو چکا ہے۔''

ابوالعباس زھرانی:

''میں تو نکل آیا ہوں، اس لئے کہ میں ذلت کی زندگی سے نفرت کرتا ہوں اور موت سے مجھے پیار ہے، اللہ کے وعدوں پر مجھے سچا یقین ہے۔ میں اب ان کو مزہ چکھاؤں گا جنہیں زندگی سے

پیار ہے، جو موت سے ڈرتے ہیں اور اللہ کی وعیدوں کی جنہیں خوب خبر ہے، اور وہ اسی عذاب کے منتظر ہیں۔ اب انہیں پتہ چل جائے گا کہ ہم مسلمان ہیں اور عزت سے جینا جانتے ہیں، بلکہ عزت دار صرف ہم ہیں اور کفار کے مقدر میں ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں!

ہاں میں نے کبھی چپکے سے اور کبھی سرِ عام
اپنے ربّ سے اگر کچھ مانگا تھا تو بس یہی
کہ میں اُس واحد و قہار کے رستے میں شہید ہو جاؤں
یہ ایسی شہادت ہو کہ جو قبول کر لی جائے
جو خطاؤں کو دھو ڈالے، اور آگ سے بچالے
کیا میں ہی نہیں جانوں گا کہ گناہوں کا غبار اچھی طرح دھل نہیں سکتا
جب تک کہ تلوار کی کاٹ، کافروں کی گردنیں صاف نہ کر لے!

میں صرف اپنے ربّ سے اجر کا طلب گار ہوں، فردوسِ اعلیٰ اور ہمیشہ ہمیشہ رہنے والی جنتوں کی آرزو میرے دل میں ہے۔ ان کافروں کی جنت تو بس یہی دنیا ہے۔ ان کے جانوروں کی طرح کھانے پینے اور عیش کرنے کا انجام جہنّم کی آگ کے سوا کچھ نہیں، جب کہ آخرت کی جنت صرف ہمارے لئے ہوگی، جہاں ابدی قیام گاہوں میں ایسی ایسی نعمتیں تیار کی گئی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں اور نہ کسی دل میں ان کا خیال تک گزرا ہے۔''

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''بھلا ابوالعباس کیسے بیٹھے رہ سکتے تھے جب کہ انہوں نے رسولِ خاتم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ صحیح حدیث اپنے سینے میں محفوظ کر رکھی تھی:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَوْ لَا اَنْ یَّشُقَّ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ مَا قَعَدْتُّ خِلَافَ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَبَدًا (رواہ مسلم)

(اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اگر مجھے مسلمانوں کے مشقّت میں پڑ جانے کا ڈر نہ ہوتا، تو میں اللہ کی راہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا)

اور ساتھ ہی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ آرزو بھی بار بار سنتے تھے:

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوَدِدْتُ اَنِّیْ اَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ (رواہ مسلم)

(قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، مجھے یہ بات بہت محبوب ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں، پھر لڑوں پھر مارا جاؤں، پھر لڑوں پھر مارا جاؤں)

ابوالعباس زھرانی:

''میرے خیال میں اب تک کی گفتگو یہ بتانے کے لیے کافی ہے آخر ہم کیوں مرنا چاہتے ہیں؟ زندگی پر موت کو ترجیح ہم نے کیوں دی؟ ہم نے اس راستے میں سوچ سمجھ کر قدم رکھا ہے، اللہ کی عطا کردہ شریعت ہی کی روشنی میں۔ یہ کوئی وقتی جوش یا ابال نہیں، اور اگر کوئی جذبہ ہے تو اللہ کے اسی دین کے اتباع کا ہے جس پہ چل کر اس کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ ہم یہ کام اہلِ حق کی پیروی کرتے ہوئے کر رہے ہیں، اہلِ حق کی اندھی عقیدت میں نہیں، بلکہ حق کی محبت میں!... اور اس لئے بھی کہ اس راستے کو ہم نے حق سے قریب پایا ہے۔ بے شک حق کا حقیقی علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف اس کی رہنمائی فرما دیتا ہے۔

اب میں ان پیغامات کو ایک ایک کر کے آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہوں گا، جو میں نے کسی متعین فرد کے لئے نہیں بلکہ پوری امت کے مختلف طبقات کے نام لکھے ہیں:

معاشرے کے مختلف طبقات کے نام ابوالعباس زھرانی کا پیغام

۱۔انسانیت کے نام

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ o مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ o (الذاريات: ۵۶-۵۷)

''میں نے جنوں اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔''

اے ناتواں انسانو! ذرا غور تو کرو! اگر تم اس دنیا میں بغیر کسی دین کے جی رہے ہو تو بھلا تمہاری زندگی کا کیا مصرف؟ اور اگر بالفرض تم نے کسی شجر، حجر یا ستارے کو اپنا معبود بھی بنا رکھا ہے تو آخر ایسے دین کا کیا فائدہ؟ تم ذرا ہوش کی آنکھ سے تمام مذاہب کی حقیقت پر غور تو کرو، تمہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ تمہاری عبادت کی اصل مستحق صرف ایک اللہ کی ذات ہے جس نے تمہیں تخلیق کیا، اور دینِ برحق صرف وہی ہے جس کا پیغام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اور معجزات اور قطعی براہین کے ساتھ اس کا سچا ہونا ثابت کر دکھایا۔

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (اٰل عمران: ۸۵)

''جو شخص اسلام کے سوا کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے تو اُس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔''

۲۔ تمام مسلمانوں کے نام

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ

خَشْيَةً وَّقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ وَّالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ (النسآء:٧٧)

''تم نے ان لوگوں کو بھی دیکھا جن سے کہا گیا تھا کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو؟ اب جو انہیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو ان میں سے ایک فریق کا حال یہ ہے کہ لوگوں سے ایسا ڈر رہے ہیں جیسا خدا سے ڈرنا چاہیے یا کچھ اس سے بھی بڑھ کر۔ کہتے ہیں خدایا! یہ ہم پر لڑائی کا حکم کیوں لکھ دیا؟ کیوں نہ ہمیں ابھی کچھ اور مہلت دی؟ ان سے کہو کہ دنیا کا سرمایہء زندگی تھوڑا ہے، اور آخرت ایک اللہ سے ڈرنے والے شخص کے لیے زیادہ بہتر ہے اور تم پر ظلم ایک شمہ برابر بھی نہ کیا جائے گا۔''

میرے مسلمان بھائی!

......جس نے اسلام کو اپنا دین مان لیا ہے، اللہ کو اپنے ربّ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نبی کے طور پر پہچان لیا ہے۔ میرے بھائی! دیکھنا، اپنے دین کو مضبوط تھامنا تاکہ تم اس دن سلامتی سے گزر جاؤ جس دن بہت سے پاؤں اکھڑ رہے ہوں گے۔ صلوٰۃ وسلام ہو نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر، تم ان کی سنت سے چمٹے رہنا اور یہ بات یاد رکھنا کہ محض محبت کے زبانی دعوے تمہاری نجات کے لیے کافی نہیں ہو سکتے، جب تک عمل ساتھ نہ ہو!

لیلیٰ سے ملنے کا ہر کوئی دعویٰ کرتا ہے
جب کہ خود لیلیٰ کا دعویٰ ہے کہ وہ کسی کو جانتی تک نہیں!

باتیں بنانا جتنا آسان ہے، عمل کرنا اتنا ہی مشکل، لیکن یہی مشکل اس کے لئے آسان ہو جاتی ہے جس کے لئے اللہ آسان کر دے!

میرے بھائی! یاد رکھنا کہ تمہارا ربّ تمہیں دیکھتا ہے، اور یہ بھی کہ ایمان کا زبانی اقرار کافی نہیں، نجات کے لئے عمل لازم ہے۔ مت بھولنا کہ تمہاری خود فریبی کا وبال خود تم پر پڑے گا، پھر سن لو کہ تمہاری خود فریبی کا وبال خود تم پر پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (یونس :۲۳)

''اے لوگو! تمہاری بغاوت الٹی تمہارے ہی خلاف پڑ رہی ہے، یہ دنیا کے چند روزہ مزے ہیں (لوٹ لو)، پھر تمہیں پلٹ کر ہماری ہی طرف آنا ہے، پھر ہم تمہیں تمہارا کیا ہوا سب بتلا دیں گے۔''

میرے بھائی! تم پر جو مصیبت بھی ٹوٹتی ہے وہ تمہارے اپنے ہاتھ کی کمائی ہوتی ہے۔اس لیے اگر کوئی آفت آئے تو تم اپنے نفس کے علاوہ کسی دوسرے کو ملامت مت کرنا۔

اے مسلمانو! تم سے اپنی امت کا حال پوشیدہ نہیں۔عربی و عجمی طاغوتوں کے ہاتھوں آج یہ یرغمال ہے۔اس کے خائن حکام دین سے بہت دور جا چکے ہیں۔راہِ راست سے بھٹک کر انہوں نے نصاریٰ کی مشابہت اختیار کر لی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وعید کے مِصداق بن گئے ہیں کہ

لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا شِبْرًا وَّذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ: فَمَنْ؟ (صحيح البخاری)

''تم ضرور بالشت بالشت اور ہاتھ ہاتھ ان لوگوں کے طریقے اختیار کرو گے جو تم سے پہلے گزرے ہیں، یہاں تک کہ اگر وہ کسی گوہ کے بل میں گھسے تو تم بھی ان کے پیچھے پیچھے گھس جاؤ گے۔ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! (پچھلے لوگوں سے مراد) یہود و نصاریٰ (ہیں)؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اور کون؟''

۳۔ دین دار لوگوں کے نام

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ○(الحجرات :۱۵)

''حقیقت میں تو مومن وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کوئی شک نہ کیا اور اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، وہی سچے لوگ ہیں۔''

اے میرے مُلتزم بھائی!

ذرا دین کے لئے اپنی قربانیوں کا جائزہ لو! کسی دوسرے سے نہیں اپنے آپ سے پوچھو۔ ملتِ اسلامیہ کے احوال پر نظر دوڑاؤ۔ اپنی آنکھوں پر سے دھند کی چادر ہٹاؤ۔ یاد رکھو کہ تمہاری دنیا تمہیں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی جب تک کہ تم اس میں سے اپنے ربّ کا حق ادا نہ کر دو۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ (الحدید: ۲۰)

''اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کے سامان کے سوا کچھ نہیں۔''

یاد رکھنا کہ تمہاری ظاہری صورت اور محض دعوائے ایمان تمہیں ہرگز نہیں بخشوا سکیں گے، جب تک کہ یہ دل میں پیوست نہ ہو اور اعمال اس کی تصدیق نہ کر دیں۔

جب ایمان نہ رہا تو پھر امن کیسے ملے
اور جب دین کا احیاء نہ ہوسکا تو تو پھر دنیا بھی کسی کام کی نہیں
جس کے صبح و شام دین سے عاری ہیں
وہ جان لے کہ اس نے تباہی سے دوستی کر لی ہے!

۴۔ طالبِ علموں کے نام پیغام

لَا يَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً وَّكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ٥ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً وَّكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥ (النسآء: ٩٥-٩٦)

''مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو کسی معذوری کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں، دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے۔ اللہ نے بیٹھنے والوں کی نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے۔ اگر چہ ہر ایک سے اللہ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے، مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے، ان کے لیے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں اور مغفرت اور رحمت ہے، اور اللہ معاف کرنے والا، رحم فرمانے والا ہے۔''

اے میرے طالبِ علم دوست!

......جس نے علم کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا......جس نے عرصۂ دراز تک جید علماء کے سامنے زانوئے تلمذ طے کئے، کاش تم جانتے کہ میرے دل میں تمہارے لیے کس قدر احترام ہے! زندگی کا ایک طویل سفر میں نے تمہارے ساتھ مل کے طے کیا، تمہارا ہم نشیں رہا۔ صبح و شام علم کی خوشہ چینی اور جنتوں کی بشارتیں، یہ ایسی زندگی ہے کہ جس پر رشک کرنا چاہیے۔ مگر جب بات جہاد کی آ جائے تو پھر نہیں، بلکہ ہزار دفعہ نہیں!!! یاد رکھو کہ ایسے موقع پہ بیٹھے رہ جانا اور معرکوں میں خون بہانا، دونوں کام کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

میرے دوست! اپنے شب و روز کا جائزہ لو، اپنی زندگی کی منصوبہ بندی ایک نئے انداز سے کرو، جہاد کے لئے ایک بار نکل کر تو دیکھو، ذرا اس راستے کے گرم سرد کو تو چکھو، تاریخ کے بدلتے دھارے کو دیکھو، میدانِ جنگ میں جھانکو، اگر تم اچھے مبلّغ اور داعی ہو تو جان لو کہ محاذوں پہ موجود مجاہدین کو تمہاری اشدّ ضرورت ہے۔ میرے دوست! یاد رکھو کہ کسی کے بیٹھے رہ جانے سے جہاد کا سلسہ رک نہیں جاتا! یہی اللہ کی سنت ہے، وہ تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ اس نے فرما دیا ہے کہ

وَ اِنۡ تَتَوَلَّوۡا یَسۡتَبۡدِلۡ قَوۡمًا غَیۡرَکُمۡ ثُمَّ لَا یَکُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَکُمۡ ۝ (محمّد : ۳۸)

''اگر تم رُوگردانی کرو گے تو وہ تمہاری جگہ کچھ اور لوگوں کو لے آئے گا، پھر وہ تم جیسے نہ

ہوں گے۔''

یادرکھنا کہ قربانی اس راستے کا لازمہ ہے، کیونکہ ایمان کی پرکھ عمل سے کی جاتی ہے۔اصلاح بھی قربانیاں دیے بغیر ممکن نہیں۔جنت بہت مہنگی چیز ہے اور قربانیاں دے کر ہی اس کی قیمت چکائی جاسکتی ہے۔اور ہر شخص اپنے نفس سے تو اچھی طرح واقف ہے۔

اگر تم صاحب الرائے ہو تو پھر فیصلہ کر ہی لو
کیونکہ تردّد میں پڑے رہنا تو کم فہمی کی علامت ہے

۵۔ علماء کے نام پیغام

اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ ۝ (فاطر: ۲۸)

''حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندوں میں سے صرف علم رکھنے والے لوگ ہی اس سے ڈرتے ہیں، بے شک اللہ زبردست اور درگزر فرمانے والا ہے۔''

اس خوش قسمت طبقے کے نام... جسے اللہ نے علم اور ذہانت کی دولت سے نوازا ہے، جن کے علم و عمل اور فتوے سے اللہ کے بندے رہنمائی لیتے ہیں۔ساتھ ہی اپنے معزز اساتذہ اور دیگر آئمہ کے نام... جن میں سے بہت سوں کو میں جانتا ہوں، اور بہت سوں کو نہیں بھی جانتا۔وہ مجھے نہیں جانتے مگر اللہ کی خاطر میں ان سے محبت کرتا ہوں۔شائد آپ میرے اس اقدام سے تو اختلاف کریں، لیکن امتِ مسلمہ کی زار و نزار حالت پر تو آپ بھی اختلاف نہیں کریں گے۔ایسے میں آپ ہی بتائیں کہ اس حالت سے نکلنے کے لیے ہم نے کل کیا کیا؟ آج کیا کر رہے ہیں؟ اور آئندہ کے لئے ہمارے پاس کیا لائحہ عمل ہے؟

میں نہایت معذرت کے ساتھ عرض کرتا چلوں کہ یہ سب باتیں آپ کے گوش گزار کرنا مجھے اپنی اوقات سے بلند نظر آتا ہے۔حیاء اور اہلِ علم سے حجاب میری زبان کو بار بار روک رہا ہے، مگر فرض مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اپنے احساسات بلا کم و کاست آپ تک پہنچا دوں۔

مجھے علم نہیں کہ گرد و پیش کی دنیا کے حالات آپ کو کس انداز سے سوچنے پر مجبور کر رہے ہیں، کیا آپ کے خیال میں یہ سلسلہ اسی طرح چلتے رہنا چاہیئے؟ مجھے آپ کی شاگردی میں گزارے جانے والے طویل برسوں میں بھی اس سوال کا کوئی جواب نہ مل سکا! میرے دل سے بس ایک ہی بات نکلتی ہے: ''حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ'' ''ہمارے لئے بس اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔''

میرے محترم علماء! اللہ آپ کو میری اور سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے، آپ نے میری تربیت کی، مجھے تعلیم دی۔ بے شک آپ کے پاس علم ہے اور آپ جانتے ہیں کہ حق کیا ہے، مگر کاش وہ دن بھی آ جائے جب آپ اس حق کا اظہار کر دیں! مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ہمارا حال ان لوگوں جیسا نہ ہو جائے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلاً فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝ (اٰلِ عمران:۱۸۷)

''اور جب اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب سے یہ عہد لیا کہ تم اس (کتاب کی تعلیمات کو) سب لوگوں سے ضرور بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں، مگر انہوں نے اسے پسِ پشت ڈال دیا اور تھوڑی قیمت پر اسے بیچ ڈالا۔ کتنا برا کاروبار ہے جو یہ کر رہے ہیں۔''

میں خدانخواستہ علمائے حق کو معتوب ٹھہرانے کی جسارت نہیں کر رہا، یہاں تو میں ان سرکاری علماء کی بات کر رہا ہوں جنہوں نے اپنا دین بھی گنوایا اور دنیا والوں کو بھی گمراہ کیا۔ ان سے تو میں بس اتنا کہتا ہوں کہ اے علمائے سرکار! اللہ کا خوف کرو... اللہ سے ڈرو... اور اللہ کی آیتوں کو گھٹیا قیمت پر مت بیچو! بِئْسَ مَا يَأْمُرُكُمْ بِهٖ اِيْمَانُكُمْ...... کیسی بری بات ہے جس کا حکم تمہارا ایمان تمہیں دیتا ہے! اے علمائے سلاطین! ان خواتین کے بارے میں تم کیا کہتے ہو جن کو بے عزت کر دیا گیا، ان معصوم بچوں کے لئے تمہارے پاس کیا لائحۂ عمل ہے جنہیں برسرِ عام ذبح کر دیا گیا، ان مردوں کے زخموں کا تمہارے پاس کیا مداوا ہے جن کے ہاتھ پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے

گئے، اذیت خانوں میں جن کے جسموں کو ادھیڑ کر رکھ دیا گیا، جنہیں سولیوں پہ ٹانگ دیا گیا... مشرق سے مغرب تک ہمارا یہی حال ہے... اے علمائے طاغوت! اللہ سے ڈرو! اللہ کا خوف کرو! مجھے ڈر ہے کہیں تمہی وہ نہ ہو جنہیں قیامت کے دن سب سے پہلے گھسیٹ کر جہنم کی آگ میں پھینکا جائے گا۔

اے علمِ نبوت کے وارثو! جب تم سچائی کو واضح کرو گے، اس امانت کو ادا کرو گے، حق کے پاسبان بن جاؤ گے، تو حق بھی تمہاری پاسبانی کرے گا۔ کسی نے سچ کہا ہے:

اہلِ علم نے اگر علم کی حفاظت کی ہوتی تو پھر علم بھی ان کا محافظ ہوتا
اگر وہ اس کی عظمت کا بھرم رکھتے تو یہ بھی ان کے وقار کو بڑھا دیتا
مگر انہوں نے علم کی وقعت کو گھٹایا، صرف اور صرف اپنے لالچ اور طمع کی خاطر

بعض علماء کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے طور پہ فریضۂ جہاد ہی کو معطّل سمجھے بیٹھے ہیں، طرح طرح کی تاویلیں پیش کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابھی ہم اتنے مضبوط نہیں ہیں اور اس مرحلے پہ جہاد کی استطاعت ہم میں نہیں۔ لیکن کیا یہ سچ نہیں کہ دن بدن ہماری بے چارگی میں اضافہ ہی ہوتا چلا جا رہا ہے اور ہم مزید پستے چلے جا رہے ہیں، جب کہ دشمن دن بدن مزید مسلح ہوتا جا رہا ہے۔ ہمارے معاملات ان طاغوتی آلۂ کاروں کے ہاتھ میں ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے خیانت کی، دین کو برباد کیا... لیکن ہم نے نہ تو طاغوتِ اکبر کے خلاف اقدام کیا نہ ان کے دم چھلّوں کا راستہ روکا... مگر یہ تڑپنا سسکنا آخر کب تک؟ اللہ ان علماء پہ اپنی رحمت و برکت نازل فرمائے جو حق پر ڈٹ گئے، ایک نازک وقت میں انہوں نے اسلام کی حفاظت کی، توحید کا اظہار کیا، کلمہء حق صاف صاف بیان کر دیا اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے، سید المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کی یاد تازہ کر دی، جانباز صحابہؓ اور ان کے پیش روؤں کے کردار کی تجدید کی۔ عبداللہ بن مبارکؒ، عز بن عبدالسلامؒ، ابنِ تیمیہؒ اور عصرِ حاضر میں عبداللہ عزامؒ کا شمار ایسے ہی علمائے ملت میں ہوتا ہے۔ اللہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل

فرمائے! ایسے علمائے جہاد کی کمی آج ہمیں غمزدہ کر دیتی ہے۔ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے، ہم اسی کے لئے ہیں اور لوٹ کر تو ہم سب کو اللہ ہی کی طرف جانا ہے۔ پس اے علمائے کرام! اپنے حصے کا کام کیجئے، اپنی ذمہ داری کو نبھایئے، میدان آپ کے منتظر ہیں۔

۶۔ تاجروں اور مال داروں کے نام

وَاَنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ لَا تُلۡقُوۡا بِاَیۡدِیۡکُمۡ اِلَی التَّہۡلُکَۃِ وَ اَحۡسِنُوۡا اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَo (البقرۃ : ۵۹)

''اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو، اور نیکی کا رویہ اختیار کرو، بیشک اللہ نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔''

اے مسلم تاجر! اے صاحبِ مال! اپنی دولت کے معاملے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کیجئے۔ وہ دن دور نہیں جب پوچھا جائے گا کہ اس مال کو کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اپنے آپ سے پوچھئے کہ آپ کے مال میں اللہ کے دین کے لئے کوئی حصہ ہے؟ اگر جواب ہاں میں ہے تو اللہ کا شکر کیجئے، اس انفاق کو جاری رکھیے اور ثابت قدم رہیے۔ یہ ثابت قدمی آپ کے ایمان کو ثبات اور آپ کے مال میں برکت دے گی، لیکن اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو سمجھ لیجیے کہ پھر آپ محروم رہ گئے! اپنے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کیجئے کہ زندگی آج ہے تو کل نہیں اور اگر کل ہے تو پرسوں کا پھر کچھ پتہ نہیں! قیامت کے دن یہ مال، جو لوجہ اللہ آپ نے آگے بھیج دیا، آپ ہی کے کام آئے گا۔ اور ذرا کان کھول کر اس تجارت کا حال سنیے جو آپ کی تجارت سے کہیں زیادہ نفع بخش ہے اور جس کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ھَلۡ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنۡجِیۡکُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍo تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُجَاھِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَo یَغۡفِرۡلَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ وَ یُدۡخِلۡکُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ o (الصّف: ۱۰۔۱۳)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! میں بتاؤں تم کو وہ تجارت جو تمہیں عذابِ الیم سے بچا لے؟ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے، یہی تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تم کو ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر تمہیں عطا کرے گا، یہ ہے بڑی کامیابی۔ اور وہ دوسری چیز جو تم چاہتے ہو وہ بھی تمہیں دے گا، اللہ کی طرف سے نصرت اور قریب ہی میں حاصل ہو جانے والی فتح، (اے نبی) اہلِ ایمان کو اس کی بشارت دے دو۔''

پس اس آیتِ مبارکہ پر اچھی طرح غور کر لیجئے اور ان دونوں تجارتوں کا باہم موازنہ بھی کر لیجئے اور ساتھ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو بھی ملحوظ رکھیے:

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ (رواہ أبو داؤد)

(مشرکوں کے خلاف اپنے اموال، اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو)

۷۔ مجاہدین کے نام پیغام:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَّسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ o (البقرة: ۲۱۴)

''پھر کیا تم لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ یوں ہی جنت کا داخلہ تمہیں مل جائے گا، حالانکہ ابھی تم پر وہ سب کچھ نہیں گزرا جو تم سے پہلے ایمان لانے والوں پر گزر چکا ہے؟ ان پر سختیاں آئیں، مصیبتیں ٹوٹیں، ہلا مارے گئے، حتیٰ کہ وقت کا رسول اور اس کے ساتھی

اہلِ ایمان چیخ اٹھے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔اس وقت انہیں تسلی دی گئی کہ ہاں،اللہ کی مدد قریب ہے۔''

اس مجاہد فی سبیل اللہ کے نام جس نے اپنا گھر بار، بیوی بچے، جائداد اور علاقہ، سب کچھ چھوڑ دیا۔کس لئے؟ صرف اللہ کی خاطر جہاد کے لئے۔تو میرے بھائی، دیکھنا! کسی بُرے کام سے اپنے کیے کرائے پر پانی مت پھیر دینا، اپنے نفس کی نگرانی کرتے رہنا، اور اپنے عمل کو اللہ کے لئے خالص کر لینا۔

اے عالم، اے طالبِ علم اور اے مجاہد! خوب جان لو کہ تم نے جو کچھ پڑھا اور سیکھا، وہ ایک حجت ہے جو تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے، ایک قرض ہے جس کو تمہیں رضائے حق کے اس راستے میں چُکانا ہوگا۔دھیان رکھنا اور اُس گدھے کی طرح نہ ہو جانا جس کی پیٹھ پہ کتابیں لدی رہ جائیں...

اس بے چارے اونٹ پہ کوئی کیا روئے، جو صحرا میں پیاسا مر گیا
اس حال میں کہ پانی کا ڈول خود اُس کے اوپر لدا ہوا تھا

اور اے مجاہدو! اپنی صفوں میں لازماً وحدت پیدا کرو، اَلْجَمَاعَة یعنی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے منہج سے وابستہ رہنا۔اپنی زبانوں کو دوسروں کی کردار کُشی سے روکے رکھنا۔پیٹھ پیچھے لوگوں کا گوشت مت کھانا، اور خاص طور پر علماء کا گوشت...... کیونکہ اس کا زہر تمہیں ہلاک کر دے گا۔دوسروں میں عیب ڈھونڈنے سے پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرنا، لوگوں کی لغزشوں کے پیچھے مت پڑنا۔پوری سنجیدگی سے اپنی دینی تربیت کرنا۔تمہیں شرعی علم کا حریص ہونا چاہیے۔اپنے نفس کے خلاف جہاد اور مجاہدہ کرتے رہنا۔اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ o

(العنکبوت:۶۹)

''اور جولوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں ہم ان کو اپنے رستے ضرور ہی دکھاتے ہیں، اور بے شک اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔''

اور ہاں، میں اپنی پہلی بات پھر دہراتا ہوں، کہ اَلْـجَـمَـاعَة (امتِ مسلمہ کی اجتماعیت) سے جڑے رہنا، کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو کھا جاتا ہے جو اپنی گلّے سے الگ ہو جائے اور یقیناً اللہ کا ہاتھ اَلْجَمَاعَة کے ساتھ ہے۔

۸۔ مجاہد فی سبیل اللہ کے والدین کے نام

وَ قَـضٰـی رَبُّـکَ اَلَّا تَـعْبُـدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْـکِبَـرَ اَحدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْھَرْھُمَا وَ قُلْ لَّھُمَا قَوْلاً کَرِیْمًا ٥ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ٥ (بنی اسرآئیل : ۲۳۔۲۴)

''تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ اگر تمہارے پاس ان میں سے کوئی ایک یا دونوں بوڑھے ہو کر رہیں تو انہیں اف تک نہ کہو، نہ انہیں جھڑک کر جواب دو، بلکہ ان سے احترام کے ساتھ بات کرو اور نرمی و رحم کے ساتھ ان کے سامنے جھک کر رہو، اور دعا کیا کرو کہ پروردگار! ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے رحمت و شفقت کے ساتھ مجھے بچپن میں پالا تھا۔''

اے مجاہد فی سبیل اللہ کے محترم والدین ! آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے ایک مجاہد کو جنم دیا، اسے پال پوس کر جوان کیا، آپ ہی اس کے خیر خواہ تھے چنانچہ آپ نے اس کی تربیت کی اور کیا ہی خوب تربیت کی اور پھر پوری عاجزی کے ساتھ اپنے جگر گوشے کو اللہ کو خوش کرنے کے لئے، اسی کی راہ میں بھیج دیا۔ آج آپ کے جگر کا ٹکڑا زبانِ حال سے آپ سے کہہ رہا ہے:

ابا جان! امّی جان! میں جہاد میں شریک ہوں، تاکہ اپنے اللہ کو خوش کر سکوں۔ آپ اداس تو ہوتے ہی ہوں گے، جدائی کا غم تو مجھے بھی ہے، لیکن میں صبر ہی کروں گا... منزل تک... تاکہ کل آپ کو خوشیاں دے سکوں، ان شاء اللہ۔ اس لئے آپ بھی صبر کیجئے گا، اجر کی امید رکھیے گا... اگر اللہ نے میری شہادت قبول کر لی اور مجھے شفاعت کی اجازت ملی تو سب سے پہلے آپ ہی کی شفاعت کراؤں گا۔ یوں اگر اللہ نے اپنی رحمت فرمائی، کرم کیا اور اُس ذات سے مجھے ایسی ہی امید ہے... تو ہم جنت میں پھر اکٹھے ہو جائیں گے، ہمیشہ ہمیشہ کی نعمتوں، نہروں اور باغوں میں، مالکِ ارض وسماء کے پاس! اب اور بھلا کیا چاہیے؟

ابا جان! ذرا سوچیے کہ آپ کا بیٹا اپنے ربّ کے پاس چلا ہے، اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کا اسوہ سامنے رکھیے جنھوں نے فرمایا تھا کہ میں آج شب ضرور اپنی نوے بیویوں سے ملوں گا، ان میں سے ہر کوئی ایک لڑکے کو جنم دے گی اور وہ (سب) اللہ کے راستے میں قتال کریں گے۔

اور اے امی جان! آپ بھی ان خنساء رضی اللہ عنہا کی طرح ہو جایئے جنہوں نے خود آگے بڑھ کر اپنے چار بیٹے جہاد کے لئے پیش کر دیے، پھر جب وہ شہید ہو گئے تب انہیں چین آیا۔ یہ کوئی افسانہ نہیں، کوئی بھولی بسری بات نہیں۔ پس آپ بھی اس زمانے کی خنساءؓ بن جایئے، وہ ایک مومنہ تھیں جو اپنے ایمان کا حق ادا کر گئیں۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن: ۱۱)

''اور جو اللہ پہ ایمان رکھتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔''

ایک فلسطینی شہید کی والدہ کے کلمات:

''اس راستے سے اپنے بیٹے کو واپس بلا لینا ٹھیک نہ ہوتا۔ ممتا کے جذبات اپنی جگہ، لیکن ایک عظیم تر مقصد کے لئے مجھے تھوڑی سی قربانی دینا ہی تھی، کیوں...؟ اس لئے کہ مجھے اپنے بیٹے سے پیار تھا، میں اس کے لئے ہمیشہ بہترین چیز کا انتخاب کرتی تھی، سو میں نے

اپنے بچے کے لئے آخرت کی سچی خوشیوں کا انتخاب کیا ہے۔''

ابوالعباس زھرانی:

''کاش آپ ایک ایسی ہی ماں کی باتیں سن لیتیں، جس نے اپنے بیٹے کو اللہ کی راہ میں پیش کر دیا ہے، میری مراد خالد اسلامبولی کی والدہ ہیں، اپنے بیٹے کے بارے میں ان کے الفاظ سونے کے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔ اُمِّ خالد سب ماؤں کے لیے ایک مثال ہیں، اللہ ان کی اور سب مومن عورتوں کی حفاظت فرمائے۔''

۹۔ مجاہد فی سبیل اللہ کی اہلیہ کے نام

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (اٰلِ عمران: ۱۹۵)

''جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں، خواہ مرد ہو یا عورت، تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو۔ لہٰذا جن لوگوں نے میری خاطر اپنے وطن چھوڑے اور جو میری راہ میں اپنے گھروں سے نکالے گئے اور ستائے گئے اور میرے لیے لڑے اور مارے گئے ان کے سب قصور میں معاف کردوں گا اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ ان کی جزا ہے اللہ کے ہاں، اور بہترین جزا اللہ ہی کے پاس ہے۔''

اے مجاہدِ حق کی اہلیہ! بے شک تم نے اپنے شوہر سے محبت اور خیر خواہی کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ تمہارے شوہر نے تمہاری قربت میں سکون و اطمینان کے بے شمار لمحات گزارے ہوں

گے،مگر جب منادی نے جہاد کے لیےندادی اورکہا کہ ’’ **یـا خَیـلَ اللّٰه ! اِرْ کَبِی** ‘‘ ......اے اللہ کے شہسوارو! کود پڑو... تو تمہارا شوہر حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی مثال بن گیا۔ بے شک دینِ حق کے مقابلے میں کسی دوسری چیز کی کوئی وقعت باقی نہیں رہ جاتی ،اوراللہ کی خوشی کے لئے ہر محبوب کو چھوڑا جاسکتا ہے۔تم بھی ایسی ہی ہو،تم نے زبانِ حال سے کہہ دیا: الوداع،اے میرے محبوب ! میں تمہارے پیچھے تمھارے مال واولاد کی پوری طرح نگرانی کروں گی،اگر تم عافیت سے لوٹ آئے تو مجھے تم اسی طرح خدمت وراحت کے لئے موجود پاؤ گے،اوراگر شہادت تمہارا نصیب ہوا تو میں تمہارے بعد تمہارے بچوں کو بھی اسی نہج پر پالوں گی تمھارے رازوں کی حفاظت کروں گی،اس دین کی نصرت اوراللہ کی رضا میری آرزو ہوگی،اس لیے کہ یہ جہاد جس طرح تم پر فرض ہے... مجھ پہ بھی فرض ہے!

۱۰۔ مجاہد فی سبیل اللہ کی اولاد کے نام

ترانہ

ابا جان!انہیں بتادیں کہ میں اپنے ربّ کے وجہِ کریم کا متلاشی ہوں
کچھ لوگ طاغوت کوراضی کررہے ہیں
لیکن میرا غم تو یہ ہے کسی طرح میرا ربّ راضی ہوجائے
لوگ فتح کا راستہ بھول چکے ہیں
سمجھتے ہیں کہ یہ یونہی مل جائے گی
بغیر جانیں لڑائے ،بغیر خون بہائے
کیا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاد بھول گئے ہیں؟
لوگو!تم کس دنیا میں ہو؟
میری بات کو سمجھنے کی کوشش کرو!

حمزہ بن اسامہ بن لادن کے کلمات:

''اباجان! لوگ ہمارے دشمن کیوں ہو گئے؟ صرف اس لئے کہ ہم نے کعبۃ اللہ کی حفاظت کی خاطر قربانیاں دی ہیں؟ کیا یہی ہمارا نا قابلِ معافی جرم بن گیا ہے؟ والدِ محترم! ثابت قدم رہیئے... ثابت قدم رہیے! دنیا کی بے وقعت چیزوں کی خاطر انسانوں سے امیدیں نہ لگایئے۔ ہم سے ابدی انعام کا وعدہ ان شاء اللہ آخرت کے گھر میں ہے اور فتح تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔''

شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کے کلمات:

''میں اپنے ربِّ عظیم کی قسم کھا کر کہتا ہوں، وہ ذات جس نے آسمان کو بلاستون بلند کیا، کہ امریکہ اور اس میں رہنے والے کبھی خواب میں بھی امن کا تصور نہیں کر سکتے جب تک کہ اقصیٰ کی سرزمین میں مسلمانوں کو حقیقی امن میسر نہ آجائے، اور جب تک کافروں کا ایک ایک فوجی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جزیرے سے بھاگ نہ جائے!''

حمزہ بن اسامہ بن لادن کے کلمات:

''اس جرم کدے میں ایک بچے کو بھیڑ بکری کی طرح ذبح کر دیا جاتا ہے، صیہونی ہمارے بھائیوں کو قتل کر رہے ہیں، اور عالمِ اسلام کے حکمران کانفرنسوں میں مشغول ہیں، امریکہ کی غلامی نے انہیں اندھا اور کھوکھلا کر دیا ہے، یہ میرے معصوم بھائیوں کو بچانے کے لئے اپنی فوجیں کیوں نہیں بھیجتے؟ واللہ! یہ غیرت سے عاری ہو چکے ہیں! یہ خائن ہیں! ان کی خیانت اب چھپی نہیں رہی۔ ان کی سازشوں کا ہدف تو خود اسلام ہے، یہ مسلمانوں کی کیا حفاظت کریں گے! میں اللہ عزیز و جبار کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں دشمن سے جنگ کرتا

رہوں گا... کرتا رہوں گا!''

ابوالعباس زہرانی:

''ان بچوں کے نام جو اپنے پیارے والد کی شفقت سے محروم ہو گئے، اجنبی ہاتھ جن کی پرورش کر رہے ہیں، لیکن اللہ کی سنت یہی ہے، یہ راستہ ہی ایسا ہے۔ میرے عزیز بچو! تمہارے والد جب گھر سے چلے تو انہوں نے سب انسانوں سے پہلے تمہیں اپنے ربّ کے سپرد کیا تھا۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمیشہ اللہ کا کہا مانو گے، شریعت کی مکمل پابندی کرو گے، اپنے والد کی غیر موجودگی میں بھی ان کی خواہشات کا احترام کرو گے، ان کے شرف کا خیال رکھو گے، اور جہاد فی سبیل اللہ کے اسی منہج کو اپناؤ گے جس پر وہ چلے۔ اور اپنے مال، جان اور اولاد کو بھی اسی راہ میں لگا دو گے۔

دیکھو! جب تمہارے والد تمہیں چھوڑ کے چلے گئے تو ایسا نہیں تھا کہ انہیں تم سے پیار نہ تھا ...... نہیں! بلکہ اللہ کی خوشی کو ہر دوسری خوشی کے مقابلے میں فوقیت ملنی چاہیے... یہی بات ان کے ذہن میں تھی... اور یہ بھی کہ وہ تمہاری اور خود تمہارے دین کی نصرت کرنا چاہتے تھے۔ ان کا دل تمہاری جدائی میں پاش پاش تھا، مگر وہ فریضۂ جہاد کی اقامت کے لئے نکل گئے ... اور اگر وہ اور ان جیسے دوسرے لوگ گھروں سے نہ نکلیں تو سوچو کہ اس فریضے کی اقامت کون کرے گا؟

۱۱۔ اہلِ خاندان اور برادری والوں کے نام

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًاo (النسآء: ۷۵)

''اور تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم خدا کی راہ میں ان بے بس عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کمزور بنا کر دبا لیے گئے اور فریاد کر رہے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے رہنے والے ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی حمائتی

اور کوئی مددگار بھیج!''

اے میری قوم اور برادری کے لوگو! اے صحابۂ کرام کے جانشینو!

میں تمہیں الوداع کہہ رہا ہوں... ایک طرف جدائی کا درد بھی ہے لیکن دوسری طرف شوقِ سفر بھی کم نہیں! یہ بات یاد رکھنا کہ

اَلدُّنیَا مَلْعُوْنَۃٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِیْھَا اِلَّا ذِکْرَ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا (ابن ماجه، كتاب الزهد)

''دنیا لعنت زدہ ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی لعنت زدہ ہے، سوائے اللہ کے ذکر اور اس چیز کے جو اس سے جوڑنے والی ہو اور سوائے عالم یا طالبِ علم کے۔''

اے میری قوم! غاصبوں کے سامنے سینہ تان کے کھڑے ہو جاؤ... اور ڈرو اس دن سے جب کافر تمہیں مکمل طور پہ اپنا غلام بنالیں گے، ڈرو گے تو بچاؤ کی فکر بھی کرو گے... بڑھو اور کفر پہ ٹوٹ پڑو اس سے پہلے کہ وہ تم پہ ٹوٹ پڑے... اپنے دین کی طرف پلٹ آؤ اور دیکھو کہ دشمن نے تمہیں کس طرح سے گھیر لیا ہے، اور پورے عالمِ اسلام میں تمہارے بھائیوں کا وہ کیا حشر کر رہا ہے، تمہارے مخالفوں کی وہ کیسے کیسے مدد کر رہا ہے۔ اس بھول میں مت رہنا کہ اگلا نشانہ تم نہیں ہو... یا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا... یا ہم میں سے کسی ایک کا بھی لحاظ کیا جائے گا! اللہ نے ان کافروں کی صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ اگر یہ تم پہ غلبہ پالیں تو:

لَا یَرْقُبُوْا فِیْکُمْ اِلًّا وَّ لَا ذِمَّۃً (التوبة : ۸)

''یہ لوگ نہ تو تمہارے معاملے میں قرابت کا لحاظ کریں نہ عہد و پیمان کا۔''

دراصل یہ کافر ملّتِ واحدہ ہیں، چاہے ان کے ملک اور نسلیں الگ الگ ہوں:

اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّ یَبْسُطُوْا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ وَاَلْسِنَتَھُمْ بِالسُّوْءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ ○ (الممتحنة : ۲)

''اگر وہ تم پر کہیں قابو پالیں تو وہ تمہارے کھلے دشمن ہو جائیں اور برائی کے ساتھ تم پر

دست درازی اورزبان درازی کرنے لگیں اور (دل سے) چاہنے لگیں کہ تم بھی کفر کرنے لگ جاؤ۔''

تم اگر یکسو ہو جاؤ تو دین کا احیاء ممکن ہے، تم ڈٹ جاؤ تو اللہ کے دشمنوں کو ذلیل کر سکتے ہو... تو پھر کیوں اللہ کے حکم پہ لبیک نہیں کہتے تا کہ تم فلاح پا جاؤ... ؟ ایک وقت آئے گا جب میری باتیں تمہیں یاد آئیں گی، لیکن دیکھنا، اس وقت تک دیر نہ ہو جائے۔ جہاں تک میری بات ہے میں تو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر چکا ہوں۔

۱۲۔ جزیرۂ عرب کے باشندوں کے نام

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا o

(النسآء:۷٦)

''جو لوگ ایمان لائے وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور جن لوگوں نے کفر کیا وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے دوستوں سے جنگ کرو۔ بے شک شیطان کی چال بڑی ہی کمزور ہے۔''

جزیرۂ عرب میں رہنے والوں کے نام... جن کی مقدّس زمین کو یہود و نصاریٰ نے اپنے وجود سے ناپاک کیا، اس کے شرق و غرب میں ایسے ایسے ناموں سے اپنے بحری، برّی اور فضائی اڈّے قائم کیے جس کی اجازت نہ شریعت دیتی ہے، نہ عقل انہیں گوارا کرتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا واضح حکمِ مبارک ہے:

اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ (رواہ البخاری)

(جزیرۂ عرب سے مشرکین کو نکال دو)

اے سرزمینِ حرم کے باسیو! اگر تمہیں ان کفار کے مشرک ہونے میں کوئی شک ہے تو پھر تو تم

اپنے ایمان کی خیر مناؤ، لیکن اگر تم جانتے ہو کہ وہ فی الواقع مشرکین ہیں تو پھر آخر تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرنے سے کیا چیز روکے ہوئے ہے؟

یاد رکھو کہ جب ہم اللہ کے دین سے دور ہٹ جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہم پر ہمارے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے، ہمارے معاملات انہی کے قابو میں آجاتے ہیں اور پھر وہ ان طاغوتی آلۂ کاروں کے ذریعے ہمیں ذلیل کر دیتے ہیں۔ آج یہی سب کچھ ہو رہا ہے... اس لیے کہ ہم نے جہاد چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِینَۃِ وَاَخَذْتُمْ اَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَکْتُمُ الْجِھَادَ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُہُ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ (سنن أبی داؤد)

''جب تم عینہ کے مطابق (سودی) سودے کرنے لگو گے اور گائے بیلوں کی دمیں پکڑ لو گے، زراعت اور باغبانی پر مطمئن ہو جاؤ گے اور جہاد کرنا چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا جو وہ اُس وقت تک نہیں ہٹائے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف واپس پلٹ نہ آؤ۔''

امریکہ نے پوری امت پہ ڈاکہ ڈالا... ہمارے دین کی ہنسی اڑائی... ہماری حرمتوں کو پامال کیا... مگر اسے جان لینا چاہیے کہ عزت وسربلندی اہلِ ایمان کے لیے خاص ہے۔ ہمارا اپنے ربّ پر کامل بھروسہ ہے، اللہ ہمارا ہی طرف دار ہے اور ہمیں پورا یقین ہے کہ وہ ہمیں ہرگز تنہا نہیں چھوڑے گا۔ میں اس بات کا واشگاف اعلان کرتا ہوں کہ جب تک مسلمانوں کی عزت وآبرو امریکہ کے ناپاک ہاتھوں سے محفوظ نہیں ہو جاتی، امریکہ اور اس کے حواریوں سے جنگ کرنا اور اس کی جھوٹی شان کو خاک میں ملانا ہمارے ذمّے ہے، یہاں تک کہ یہ الٹے پاؤں جزیرۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سمیت سارے مسلم خطوں سے واپس نہ پلٹ جائے۔ اور ان شاء اللہ جلد یا بدیر پوری دنیا پہ امریکہ کی طاقت کا پول کھل جائے گا۔

اے اہلِ ایمان! اس منزل کو سر کرنے کا طریقہ نہ تو گونگی بہری خاموشی ہے، اور نہ زبانی کلامی

دعوے۔ یہ منزل صرف اور صرف جہاد ہی سے سر ہوگی! اٹھو اور اپنی جان، مال و جا گیر اور اولاد کے ساتھ راہِ جہاد کی طرف قدم بڑھاؤ۔ اگر تم اس سے معذور ہو تو دوسرے مسلمان بھائیوں کو جہاد پر ابھارو، اگر اس سے بھی معذور ہو تو تنہائی میں مجاہدین کے لیے دعائیں کرو... اور اگر یہ بھی نہیں کرنا چاہتے تو پھر خاموش ہو کر اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور اپنے شر سے لوگوں کو بچاؤ، لیکن خدارا! جہاد کے خلاف اپنی زبان سے رائے زنی کر کے اللہ کے بندوں کو گمراہ کرنے کی کوشش نہ کرو! اگر اللہ ہی کو تمہارا اس کی راہ میں نکلنا پسند نہیں تو اس میں مجاہدین کا کیا قصور ہے۔ سنو کہ اللہ کیا فرما رہا ہے:

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ وَقِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ۝ (التوبۃ:۴۶)

''اور اگر ان کا واقعی (جہاد کے لیے) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو یہ اس کے لیے کچھ تیاری ضرور کرتے، مگر اللہ کو ہی ان کا نکلنا پسند نہ آیا اور ان سے کہا گیا کہ تم بھی پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو۔''

میری یہ وصیت ان تمام افراد کے نام ہے جنہیں میں نے اس کے ذریعے مخاطب کیا ہے اور ان کے لئے بھی جن تک میری یہ آواز پہنچی ہے۔ البتہ کافروں اور امریکہ کے لئے میرا پیغام بس اتنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جزیرے سے باہر نکل جاؤ، بزدل یہودیوں کی سرپرستی سے باز آجاؤ، ورنہ آخرت سے پہلے اس دنیا میں بھی تباہی کے لئے تیار رہو۔ ہم میں اتنا دم ہے کہ ہم تمہیں اور تم جیسوں کو مزہ چکھا سکیں۔ ہم تمہارا پیچھا نہیں چھوڑیں گے، تمہیں ذلیل و رسوا کر کے رکھ دیں گے، جب تک کہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہمارے سامنے ہے اور جب تک یہ سر ہمارے کندھوں سے اتر نہیں جاتے:

قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ (التوبۃ: ۱۴۔۱۵)

’’تم ان سے جنگ کرو، اللہ تمہارے ہاتھوں انہیں مبتلائے عذاب کرے گا، انہیں ذلیل کر کے رکھ دے گا۔ تمہیں ان پر کامیابی عطا کر کے اہل ایمان کے دلوں کی ٹھنڈک کا سامان کرے گا اور ان کے دلوں کا غم دور کر دے گا۔ اور وہ جس کی چاہے توبہ قبول کرتا ہے، اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا اور حکیم ہے۔‘‘

یہود و نصاریٰ سے ہماری یہ جنگ ہمارے بعد بھی جاری رہے گی، بلکہ قیامت تک جاری رہے گی، اسی کا وعدہ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کیا ہے:

لَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَاهِرِیْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ السَّاعَةُ وَ هُمْ عَلٰی ذٰلِکَ (رواہ مسلم)

(میری امّت کا ایک گروہ اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق قتال کرتا رہے گا، دشمنوں پر قہر بن کر ٹوٹے گا، کسی کی مخالفت ان کو نقصان نہیں پہنچائے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ اسی راہ پر گامزن ہوں گے)

اللہ ربّ العزت اُن تمام افراد کو جزائے خیر سے نوازے جنہوں نے آج کے حالات میں، اس نیک کام کی طرف ہماری رہنمائی کی۔ خاص طور پر امام الجہاد شیخ اسامہ بن محمد بن لادن کو اللہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور حاسدین کے حسد اور مکاروں کے شر سے انہیں بچائے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جو شہیدی حملہ ہم امریکہ میں کرنے چلے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کا اجر بھی ان کی نیکیوں کے پلڑے میں ڈالے گا۔

یہ سچ ہے کہ نیک لوگ دلوں کے بھی بادشاہ ہوتے ہیں
اور اللہ کی رحمت بھی انہی کا مقدر بنتی ہے

میرا آخری پیغام شیخ اسامہ (حفظہُ اللہ) ہی کے نام ہے۔ یہ ایک نظم ہے جسے میں نے بہت پہلے تحریر کیا تھا، میں نے اسے اپنے مجاہد ساتھیوں کے سامنے پیش بھی کیا، مگر شیخ کے سامنے پیش کرنے میں جھجک مانع رہی۔ میرے خیال میں اب اسے بیان کرنے کا مناسب وقت آچکا ہے:

اے اسامہ! ہم نے اللہ کی خاطر آپ سے محبت کی ہے!

آپ کے احسانات ہم پہ کچھ کم بھی تو نہیں

آپ نے جو کچھ کیا اگر یہ اللہ کے لئے ہے تو پھر اسے جاری رکھیے

اللہ آپ کو نامراد تو نہیں کرے گا (ان شاء اللہ)

اگر آپ نے سچائی کو جان لیا ہے، تو پھر تنہائی کا کیا دکھ؟

اللہ کی راہ میں آپ اکیلے بھی ہوئے تو کیا ہوا؟

سچائی تو ایک اکیلے شخص سے بھی سیکھی جاسکتی ہے!

اہلِ حق کی قلت، ہدایت کی راہوں میں انہیں نقصان نہیں دیتی

بشرطیکہ خود ہدایت دینے والا راضی ہو!

ابراہیم علیہ السلام بھی بتوں کے مقابلے میں تنِ تنہا ہی کھڑے ہوئے تھے

لیکن اپنی ذات میں وہ ایک امت تھے

تب اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اہلِ باطل کی سازشوں سے بچالیا تھا

اور آگ کو اُن کے لیے ٹھنڈا اور شاداب گلزار بنا دیا تھا!

کہنے والے کچھ بھی کہیں لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ

آدمی کی شناخت اس کے ایمان سے ہوتی ہے، منصب اور محلات سے نہیں

اے اسامہ! آپ نے اس دور میں شرق وغرب میں ہمارے لیے جہاد کے مورچے بنائے ہیں

اگرچہ عروج کی تلاش آج ایک نایاب چیز بن چکی ہے

لیکن بھلائی پہچانی ہی جاتی ہے

اور ہر بھلائی کی توفیق تو منجانب اللہ ہی ہوتی ہے

اس لیے سب سے بڑھ کر شکر کا مستحق بھی وہی ہے

طاغوت کی تیاری اور باطل کے تیروں کا رخ آج ہماری طرف ہے

آج ہم ان کی نفرت کا شکار ضرور ہیں

لیکن ہمارے سر ہماری گردنوں پر قائم بھی... آج ہی کے لیے ہیں

تا کہ جنگل کے شیروں کی مثل، حق کی حفاظت کی جا سکے

دنیاوالو! سن لو کہ کفر کا انجام ناکامی، رسوائی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں!

اے زمانے کے شیر! آپ کو برکتیں ملیں

کہ آپ کا مقابلہ آج ذلت کے ماروں، اور لعنت کے حق داروں سے ہے

جب کہ آپ قرآن کے پیروکاروں اور عہد کے پاسداروں کے منہج پہ ہیں

آپ ایک روشن اور تابناک تاریخ کے وارث ہیں

جب کہ وہ بندروں اور خنزیروں کے ورثاء ہیں

پس اے ربّ! یہ مجاہدین تیرے ہی لشکر ہیں، تو ان کی حفاظت فرما

اس دن تک جب تک مہدیؑ کا زمانہ نہیں آجاتا

اے مجاہدو! تم پہ سلامتی نازل ہوتی رہے... جب تک فضاؤں میں پرندے اڑتے رہیں

اور یقین رکھنا کہ قرآن میں جو خوش خبریاں ہیں وہ ایمان والوں ہی کے لئے ہیں

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کی نصرت فرما، دینِ اسلام کی حفاظت فرما اور اس کے اور اپنے دشمنوں کو برباد کر دے۔

درود و سلام ہو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پر''۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اے اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیجیے گا۔

وصیت کنندہ

ابو العباس عبد العزیز بن عبد الرحمٰن العمری الزہرانی

۱۸ صفر ۱۴۲۲ھ، قندھار، افغانستان

جہاد کی دعوت پھیلانا ہم سب کا فرض ہے۔غزوۂ احد کے شہداء نے شہادت کے بعد کہا کہ کون ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ بتا دے کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور رزق دیے جارہے ہیں،تا کہ وہ شوق سے جہاد کریں اور جنگ کے وقت بزدلی نہ دکھائیں،تو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کی یہ بات میں ان تک پہنچادوں گا،پھر یہ آیت نازل ہوئی...ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا ...عالمِ اسلام کے شہداء کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان مخلصین کا پیغام تمام اہلِ اسلام تک پہنچائیں۔آگے بڑھیئے اور ان جہادی مطبوعات کو اپنے خاندان، ادارے، محلے،شہر اور گاؤں میں پھیلایئے،اور اس جہاد میں شریک ہوجایئے،اس سے پہلے کہ کفار ہم پر مکمل طور پہ قابض ہوجائیں:

کفر کی غلامی ایک عذاب ہے،لیکن اس سے بڑا عذاب یہ ہے کہ
کسی کو غلام بنایا جا چکا ہو......مگر اُسے اس کا احساس تک نہ ہو!